

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ؏ | قیمت سالیانہ معہ محصول ۱ے

نمبر ۲۱ جلد ۴ — لودیانہ ۲۵ مئی ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

کیا رب کے کام کی حالت ہے
اور اُس کے سارے پاک احکام
اُنہیں عدل و راستی سے +
اُن کی بنیاد ہے ازلی +
اپنے عہد پر قایم ہو +

حقیقت اور عدالت سے
یقینی ہیں اور راست تمام +
دیکھ کیا ہے خداوند نے +
دوام ہے اُن کا ابدی +
خدا نے اپنے لوگوں کو +

نور افشاں

ہم اس خبر کو سنکر کہ عالی جناب حضور پرنس آف ویلس ولیعہد ہندوانگلینڈ بخیر و عافیت لنڈن میں پہونچے نہایت خوش ہوئے اور جو ۱۱ مئی کا تار لنڈن سے آیا اور بمسرت آمیز خوشخبری لایا وہ ذیل میں درج کرتے ہیں آج صبح کو عالی جناب حضور پرنس آف ویلس بہادر بخیر و عافیت پورٹس متھ میں داخل ہوئے۔ سرالبرٹ جہاز جس وقت سولنٹ میں پہنچا جناب شہزادہ بیگم صاحبہ معہ اطفال کے جہاز پر تشریف لے گئیں۔ موسم بہت اچھا تھا۔ آج صبح کو شہزادہ صاحب و شہزادہ بیگم صاحبہ نے معہ اطفال کے لنڈن میں تشریف نزول فرمایا۔ لنڈن کے گلی کوچہ میں نشان اور جھنڈے لگائے گئے ہیں اور رات کو تمام شہر میں روشنی ہوگی۔ عالی جناب شہزادہ صاحب کے واپس تشریف لانے پر نہایت سرگرمی اور خوشی کے ساتھ محبت ظاہر ہو رہی ہے +

۱۲ مئی کا تار یہ اظہار دیتا ہے کہ آج حضور شاہزادہ صاحب ریلوے اسٹیشن سے براہ راست بکنگم نامی محل شاہی کو سوار ہوئے یہاں

جناب ملکہ معظمہ ان کے بیٹے کیواسطے تشریف فرما تھیں شام کو باجے کا بڑا بھاری جلسہ ہوگا +

صادق الاخبار بہاولپور میں لکھا ہی کہ ۲ مئی کو جلسہ سالانہ مشن اسکول بہاولپور کا منعقد ہوا جسمیں جناب نواب صاحب بہادر والے بہاولپور معہ صاحبزادگان و مسٹر ڈوران صاحب سپرنٹنڈنٹ کورٹ آف وارڈس تشریف فرما ہوئے۔ اور جناب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے معہ اپنے اسسٹنٹ و پنڈت لالچی پرشاد صاحب صدر صدور کے قدم رنجہ فرمایا۔ اسٹر صاحب نے گولہ آتشبازی سے سلامی کی بعد ملاحظہ طلبہ کے ان کو انعام تقسیم کیا گیا۔ پھر طالب علموں نے دعا و گیت انگریزی و اُردو زبان میں گائے جنکو حاضرین جلسہ سنکر محظوظ ہوئے +

صاحب اخبار اسکول مذکور کی مجمل طور پر یوں کیفیت لکھتے ہیں کہ یہہ اسکول ۹ سال سے قایم ہی اور اب ۲۰۰ طلبہ اسمیں انگریزی فارسی و دیگر علوم کی تعلیم پاتے ہیں۔ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اسی سال سے ایک اور مشن اسکول کی شاخ قایم کی ہی جسمیں پچاس طالب علم فی الحال تعلیم پاتے ہیں اور آیندہ کو ترقی کی صورت پائی جاتی ہی +

خداوند خدا کی کلام کی وہ عمدہ تاثیر ہی کہ جسکا اثر روز بروز مختلف قطعات زمین میں بڑھتا جاتا ہی اور اپنی سچائی و راستبازی سے ہر ایک ممالک میں پھیل گئی ہی +

ہندوستانی ریاستوں میں بھی لاٹری یعنے چٹھی ڈالنے کی ممانعت ہوگئی ہی چنانچہ ریاست ٹراونکور میں قطعی ممانعت کے احکام جاری ہوگئے ہیں +

ان دنوں اٹلی میں ۱۰۹۴ اخبار بہ تفصیل ذیل جاری ہیں یعنی ۱۰۰ قانونی ۱۳ مذہبی ۲۴۴ بابت صنعت و تجارت ۴۴ بابت کاشتکاری و زراعت ۹ه اخلاقی و علمی ۵۷ بابت علوم معارف ۴۴ جنگی ۱۱ بابت مصوری ۲ بابت علم موسیقی ۵ بابت تمسخر و مضحکہ بازی ۳۰ بابت تربیت ۶ بابت علم طب ۲ ان تمام

اخباروں میں اخبار جنوا ایک بہت قدیم پرچہ ہی اور ۱۷۰ سال سے جاری ہی +

اخبار سفیر مدراس ۱۷ مئی سنہ میں تحریر ہی کہ سفیر اسٹریا مقیم قسطنطنیہ نے بذریعہ تار برقی کونٹ انڈرسی کو اطلاع دی کہ افسوس ہی انکی تجویز سے نتیجہ حاصل نہوا چونکہ جمیع قوم عیسویان ہرزگوینا و بوسینیا تعدادی ۱۴۰۰۰ ہزار ۱۱ اپریل سے ۱۸ اپریل تک باغیوں کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں اور روز بروز جوق جوق واسطے استعانت باغیان چلے آتے ہیں اسواسطے وزیر اعظم سلطنت روم باستصواب مولویان جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اشتہار جاری کرنے والے ہیں دیکھئے انجام اسکا کیا ہوتا ہی +

ہم ہفتہ گذشتہ میں لکھ چکے ہیں کہ عنقریب سلطنت روم میں تغیر و تبدل ہونیوالا ہی اور ممالک یورپ کے نقشہ کی بھی صورت بدلنے والی ہی + اس انتظام اور ارادہ سے اور بھی خرابی سلطنت روم کا یقین ہوتا جاتا ہی +

مشن پریس الہ آباد سے ایک رسالہ منظوم مسمّی بہ مصرف بیٹے کی تمثیل ہمارے پاس پہونچا ہی۔ یہہ ایک ایسی عمدہ کتاب ہی کہ جس سے بگڑے ہوئے انسان کا دل بشرطیکہ غور سے مطالعہ کرے صاف ہو جاوے۔ کاغذ عمدہ ہے اور چھپائی بھی صاف۔ درمیان میں ایک تصویر ہی۔ اگر کوئی صاحب اس رسالہ کی خواہش کرے تو مشن پریس الہ آباد سے بہ تفصیل ذیل قیمت پر مل سکتا ہی۔ معہ تصویر قیمت آدھ آنہ محصول ۱/ بلا تصویر پاؤ آنہ۔ محصول ۱/ +

حال میں تخمینہ ہوا ہی کہ مصر میں ۷۹ ہزار ۶۰۰ سو ۹۰ انگریزی آدمی رہتے ہیں جنمیں ۳۴ ہزار ۲۰ سو یونانی کے باشندے ۱۷ ہزار فرانسیس ۱۳ ہزار ۹۰۰ سو ۰ اٹلی کے رہنے والے۔ اور اسٹریا والے ۶ ہزار ۳۰۰ سو یورپ کے انگریزی آدمی ۱ ہزار جرمن کے باشندے انگلینڈ کے سوا حاصل اسکا یہہ ہی کہ آبادی یورپین آدمیوں کی اکثر مشہور مقاموں میں کیا خواہ قلیل ہی کیا کثیر وہی باعث یورپ کی ترقی کا سمجھا جاتا ہی +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

نصرت علی پر بلوا ہونا اور عبداللہ شاہ کے آنیسے فروہونا

عبداللہ شاہ کے یہاں سے بڑی تشویش کی حالت میں اُٹھ کر میر نصرت علی اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سید صاحب کے مکان میں آیا اور آتے ہی کیا دیکھتا ہی کہ اُس کے پڑوس کا ایک حلوائی اور ایک کلال اکٹھے بیٹھے ہوئے امام شاہ پر نہایت جوش و خروش ظاہر کر رہے ہیں اور کئی ایک راہ چلتے مرد اور عورت اُنکی باتیں سننے کو کھڑے ہیں کوئی آتا ہی اور کوئی جاتا ہی کوئی ان کے غصہ میں شریک ہوتا اور کوئی تسکین کی باتیں بناتا ہی۔ نصرت علی کو دیکھتے ہی اُنہوں نے ایک سوا غل مچایا کلال نے کہا کہ میرے یہاں سے سو سوا سو روپیہ کی شراب اُٹھ چکی ہی اور پھوٹی کوڑی وصول نہیں دی حلوائی نے کہا مجھسے تیس چالیس روپیہ کی مٹھائی لیکر کھا چکا ہی اور دینے کا نام نہیں لیا ایک بزاز نے بیچ میں آکر کہا کہ مجھسے ہاتھ پر ہاتھ مارکے دس بارہ روپیہ کا کپڑا لیگیا تھا آج سنا ہی کہ بیوی اور لڑکی کو لیکر کہیں رفو چکر ہوگیا بھلا یہہ کیا بھلمنسی ہی تمھو محض تمہارے منہہ کو دیکھ سودا سلف دیتے رہے یہہ سمجھکر کہ بھلے آدمی کے پاس رہتا ہی یہہ بھی کوئی بھلا مانس ہوگا ورنہ کبھی دانہ نہ کھاتے۔ استنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت اپنے خاوند کا دامن پکڑے ہوئے ادھر کو کھینچے لاتی ہی اور منہہ سے اباتبا بکتی ہوئی کہتی ہی کہ دکھلا تو سہی وہ بھلا مانس کہاں ہی جسے تو میری چوڑیاں اور گوکھرو سونیگا تھا اب دیکھو ساری سونے کی بن گئیں ہیں یا ابھی کچھ کسر ہی۔ دوسری طرف سے کئی ایک اور مرد اور عورت روتے پیٹتے واویلا کرتے آئے کوئی اپنے بال نوچتا اور کوئی سر دُھنتا اور سب کے سب

انگریز بان کہتے تھے کہ غضب نہ سکھ کا راج ہوتا اور نہ ایسے ایسے فریب ہونے پاتے فرنگی ہی ان لوگونکا گرو ہو گیا ممکن کہ اُس کی عملداری میں ایسی چالاکیاں کریں اور بہ سمجھ کے سوکھے نکل آویں وہاں سے تو یہہ لوگ دم دبا کر نکل آئے ہیں اور ریاستوں میں آنکھ اکھی فریب کی دکانیں کھول بیٹھے ہیں بھلا غریبوں کے لہو نہلانے سے کب بن جائیگا آخر خدا کو بھی یک نہ ایک دن منہہ دکھانا ہے غرض اسیطرح کے دھونکا وہاں پر ایک بڑا ہنگامہ جم گیا اور تماش بین لوگ کوئی سر سے ننگا کوئی پاؤں سے کیسے گلے میں کرتہ ہے تو چادر کی خبر نہیں کوئی دھوتی سنبھالتا ہے تو جوتی کا پتہ نہیں مال لگے عجیب عجیب غوغا مچانے لگے - بختیار اور وزیر علی بکے بکے ایک کونے میں چلیے دکھڑے تھے یکایکی کیا سنتے ہیں کہ ایک اور عورت اپنے خاوندکو یوں کوستی چلی آتی ہے کہ اسی بات پر تو یہاں اگر آدھی آدھی رات گنوایا کرتا تھا اور بھونکا سا ڈر میں ایسا لگتا تھا کہ اور کسی چیز کی سدھ بدھ نہیں رہتی تھی خدا کے بندے لوٹنے تو گھر بار کا بالکل ناس کر دیا ہے تمکہ میرے کاتنے کے گلے اور پونیاں بھی چور اچور اگر گوڑی کٹھالیوں کے منہہ اُڑا دیں گھر میں لوگوں کے تانے بانے پڑے پھٹے گڑ ا رہے ہیں کپڑے والے رات دن میری جان کھاتے ہیں مجھکو تو اس بات سے تعجب آتا ہے کہ جب میں چل پھر کر کام کرنیکو کہتی تھی تو کیسا منہہ بنا اور چبا چبا کر جواب دیتا تھا کہ تانی تانت کا نام نہ لے دیکھ کسی دن کو سب گھر سونے چاندی سے بھر دونگا اور سیکڑوں جولاہے کاریگر نوکر رکھ لونگا حالانکہ جب سے یہہ علت لگی تب سے ہمکو دو دن رزق مار ہو گئی بھلا جسکے ہاتھ پر محنت مزدوری لکھ ہو چکی ہو اُسکے لئے آسمانی من کب برستے ہیں اور اگر برسیں بھی تو اُسکو کب ہاتھ آتے ہیں کنگال آدمی اگر پیسے ٹکے کا منہہ دیکھتا ہے تو محض اپنے ہاتھ پانؤں کی محنت و برکت سے محنت اور مشقت سے جانفشانی اور کفایت شعاری سے ورنہ راہ پر دولت پڑی ہوئی تو کسی نصیب والیکو ملتی ہے - میرے جگر کے تو یوں رہ رہ کے دھوئیں نکلتے ہیں کہ میں اپنی جان مار کے مدتوں لوگوں کا پیسنا کاتنا کرتی رہی اور جو کچھ اپنا اب کھپا کے گور و کفن کے لئے جمع کیا تھا سو تو کسی بابو لوگ کو دے آیا اب چل کے اُسکی صورت تو دیکھ چھوڑ تا کہ میں بھی دیکھ رکھوں کہ مجھ قسمت کی ماری کی گردن پر کس بے رحم کی چھری چلی ہے کون ظالم (خدا اُسکو سنبھالے) میرے خون میں نہایا ہے اور کس نے ہم محتاجوں کو دن دیے لوٹا ہے غرض بختیار جب ایک آدمی سے پوچھتا کہ کیا معاملہ ہے تو دس اکٹھے ہو کر اپنی اپنی سنانے لگ جاتے اور ایسا غل مچاتے کہ سمجھ میں نہ آتا البتہ یہی کچھ ہوتا تھا کہ لیگیا لیگیا فریب کرکے لیگیا سونے کا لالچ دیکے روپا تک نہ چھوڑ گیا وائے ہم لٹ گئے فقیر ہو گئے اور کسی لائق نہ رہے - نصرت علی یہہ ہنگامہ دیکھکر نقش دیوار بنا کھڑا تھا اور حیرت کے عالم میں نہ کسی سے بولتا نہ چالتا نہ اندر جانیکی راہ اور نہ باہر آنیکا راستہ عجب شکنجہ میں آیا ہوا تھا اتفاقاً جب بمشکل تمام منہہ پھیر کے پیچھے کیطرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ میاں عبداللہ شاہ ایک لڑکے کو اپنا ہاتھ پکڑوائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں لاٹھی لئے ہوئے بہت جلد جلد آرہے ہیں چہرہ سے صاف عیاں ہے کہ ان کو اس ہنگامہ کی پہلے ہی خبر لگ چکی ہے آتے ہی اُنہوں نے بلند آواز سے چلا کر کہا کہ بھائی تم لوگ کچھ عقل اور ہوش سنبھالو اُس غریب مسافر کے پیچھے کیوں پڑے ہو امام شاہ اگر کہیں چلا گیا ہے تو آخر دنیا کے پردے پر ہی ہے آج نہیں کل نہیں پرسوں آپ ہی آجائیگا سوا اسکے ریاست سے نکل بھاگنا کیا کیسے لئے کچھ آسان بات ہے مہاراج سنگہ تو وہ ہیں نہیں کہ دیکھتے دیکھتے الوپ ہو جائیگا اور اگر ہو ابھی تو کیا جنسی ٹاٹ جیسا کوئی مرشد اُسکو نہ ملیگا - دیکھو تو اُس غایب علم بننے والے سنگھ جی کو کسطرح اس فرنگی نے پکڑا اور جکڑ کر چار سپاہیوں کے پہرہ میں ہندوستان کو بھیجا یا تب سے پھر بھی کبھی الوپ ہوا اب بیچارہ کان میں ڈالا نہیں رکھتا - سو امام شاہ بیچارے کی تو کچھ حقیقت ہی نہیں وہ ایک گٹھری مچھلی ہے ناحق اُسپر تم لوگوں کو شبہ ہو گیا ہے -

باقی آیندہ

ہندوستانی اخباروں کی آزادی پر بحث

چند اخباروں میں ہماری نظر سے یہہ مضمون گذرا کہ ماہ گذشتہ میں ہندوستانی اخباروں کی آزادی کے بارے میں پارلیمنٹ میں یہہ بحث ہوئی تھی کہ ہندوستانی اخباروں کو جو آزادی دی گئی ہے اُسکو ہندوستانی اپنی حیثیت سے زیادہ بڑھ کے استعمال میں لاتے ہیں اور جو منشا برٹش گورنمنٹ کا ان اخباروں کی آزادی کے نسبت ہے اور تھا وہ پورا نہ ہوا اور نہ پورا ہوتا نظر آتا ہے بنابرین وہ آزادی ہندوستانیوں سے لیجاوے - علاوہ اسکے جو انگریزی اخبارات آجکل ہندوستان میں شایع ہوتے ہیں وے بھی کمال درجہ شاکی پائے جاتے ہیں او کہتے ہیں کہ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں اخباروں کی آزادی ایسی ہے جیسی ایک نادان لڑکے کے ہاتھ میں تلوار ہو - وہ نہیں جانتا کہ کسطرح چلاوے اور اُسکے چلانیکا کونسا موقع ہے اور کونسا نہیں - اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ ہندوستانی اخبار اکثر بدزبان ہیں اور دیوانوں کیطرح جو دل میں آتا ہے آزادی کے بھروسہ کہہ ڈالتے ہیں *

جب ہندوستانی اخباروں نے گورنمنٹ کا یہہ منشا دیکھا اور انگریزی اخبارات سے برٹش گورنمنٹ کا اتفاق معلوم کیا تو تمام اخباروں میں ایک ہلچل پڑ گئی اور بجائے اسکے کہ گورنمنٹ میں ایک اپنی بریت کی درخواست پیش کریں بُری طرح سے انگریزی اخبارات کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے اور حتی کی اُنہیں گورنمنٹ کو بھی کچھ کہا سنا اور اب تک کہتے سنتے ہیں چنانچہ ایک اخبار تو یہاں تک خفا ہو گیا کہ فی الفور اپنے منہہ سے کہہ بیٹھا کہ ہندوستانی ہونا بھی ایک بڑا جرم ہے اور پھر یوں رائے دی کہ ہماری رائے یہہ ہے کہ ہندوستانی ہونا ایک بڑا جرم ہے اور گو یہہ ایسا جرم ہے کہ اسمیں ہمارا کچھ اختیار نہیں ہے مگر تاہم بڑا جرم ہے اور اگر ہمسے یہہ دریافت کیا جاوے کہ یہہ کیونکر جرم ہے تو ہم یہہ کہینگے کہ ہندوستانیوں کے واسطے جو سزائیں پیش ہوتی ہیں وہ یہہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ مثل اور انسانوں کے آزاد

نہیں ہیں اور جو استحقاق ایک شریف قوم انسان کو بنظر انسانیت حاصل ہونے چاہئیں وہ اُن کو حاصل نہیں ہیں اور یہہ سب خرابیاں صرف ہندوستانی ہونے کی وجہہ سے ہیں پس بلاشبہ ہندوستانی ہونا بڑا جرم ہے۔ شاید یہہ بیان کرنا کہ سفید و سیاہ رنگ کا فرق کچھ قابل اعتبار نہیں ہے صرف ظاہری تسلی کیواسطے ہے ورنہ فی نفسہ اُسکا بھی کچھ اثر نہیں ہے۔ یہہ گمان ہوتا ہے کہ نیک نیتی اور وفاداری اور سچی گورنمنٹ کی خیرخواہی بھی ہندوستانیوں میں نہیں ہے اور عقل و دماغ بھی ہندوستانیوں کو عطا نہیں ہوا اور نہ وہ بھی ضرور اُنہیں حقوق کے مستحق ہوتے جسکے اور عقل و دماغ والے مستحق ہوتے ہیں اس وجہ سے مناسب ہے کہ آئندہ سے ہندوستانی اپنے آپکو پورا انسان نہ سمجھیں اور جو رعائتیں انسانوں کیواسطے محض بنظر انسانیت واجب ہیں اُنکی اُمید نہ رکھیں۔ اگر وہ ایک عادل گورنمنٹ کے ماتحت ہوں تو اُنکو یہہ خیال نکرنا چاہئے کہ جن حقوق کی اور اُسکی ماتحت قومیں مستحق ہیں ہندوستانی بھی اُسکے مستحق ہوسکتے ہیں غرض کہ ہندوستانی ہونا بڑا جرم ہے + الخ

بعد اس کے رونے دھونے میں ایک اور فقرہ اپنے مطلب کا یہہ بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک ایک دور اندیش اور دانا گورنمنٹ کی شان سے نہایت بعید ہے + الخ

اب اس رائے پر قیاس کر لینا چاہئے کہ ہندوستانی اخبارات کیسے لا یعنی باتیں کہ جو اپنے منصب سے بہت دور ہوں لکھدیتے ہیں کوئی صاحب یہہ نہ سمجھے کہ یہہ بھی خبار انگریزی اخبارات کے طرح ہمکو نصیحت کرتا ہے کیونکہ انگریزی اخباروں کی نصیحت ہندوستانی اخبارات والوں کو بہت تلخ معلوم ہوتی ہے ہمارا ارادہ ایسا نہیں ہے کہ ہم کسیکا دل دکھاویں بلکہ ہم یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو صاحب اپنی حیثیت سے بڑھکر اور آزادی کو فرعون بے ساماں کی طرح برتتے ہیں اُنکو کچھ فایدہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ آزادی کے پیرایہ میں خاص و عام کو خوش رکھنا اور اپنی سرکار و رعایا کی خیرخواہی کا خواہاں رہنا چاہئے +

واضح ہو کہ برٹش گورنمنٹ کا ہرگز یہہ منشا نہیں ہے کہ ہندوستانی اخبارات کی آزادی میں خلل انداز ہو۔ بلکہ گورنمنٹ کا خاص یہہ ارادہ ہے کہ اس آزادی مادہ کو برقرار و مستحکم رکھے +

اور آجتک جسقدر ہمنے انگریزی اخبارات دیکھے ہیں اُن سے صاف ہندوستانی اخبارات کی امداد و معاونت پائی جاتی ہے اگر انگریزی اخبارات دیسی اخبارات کے بارے میں سعی و کوشش نہ کرتے تو شاید کچھہ نہ کچھ خلل آہی جاتا +

اب سب ہم دیسی اخبارات کو لازم ہے کہ سرکار گورنمنٹ ہند کے شکرگذار اور انگریزی اخبارات کی مدح میں جہانتک ہوسکے اچھے اور عمدہ راگ گاویں +

انجیل کی قدر و منزلت

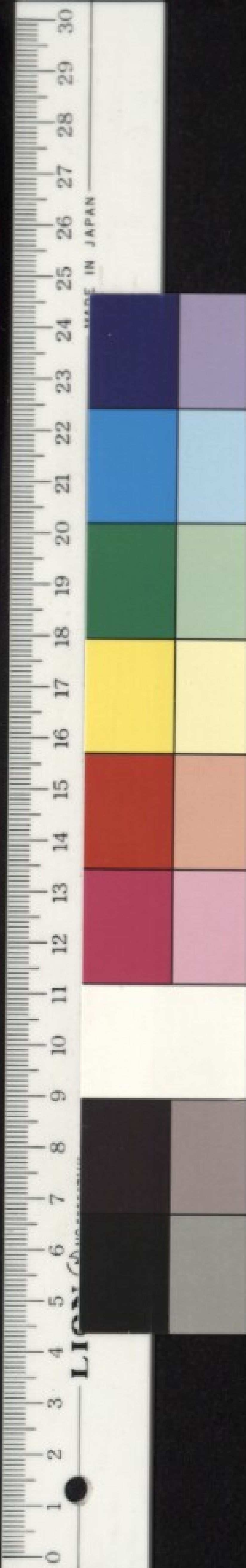
کتاب مقدس کا دوسرا حصہ عہد جدید ہے جسکی ابتدا میں چاروں انجیل ہیں ان انجیلوں میں خداوند یسوع مسیح کی پیدایش زندگی اور موت کا بیان ہے مسیح کا قول فعل تربیت تعلیم سب کچھ انہیں کتابوں سے دریافت ہوا اسیواسطے دین عیسوی کی بیخ و بنیاد اور الہام ربانی کی مرکز و مدار ہیں عہد عتیق کی سب نبوتیں اور تمثیلیں انہیں میں پوری ہوئیں اور عہد جدید کی تعلیمات کی اصل و بنیاد اسی میں پائی گئی پاک نوشتوں کے دوسرے حصوں میں مسیح کا کلام ہمیں کان کے وسیلہ ملا اور یہاں اُسکو آنکھ سے معاینہ کیا دوسرے حصص میں مسیح کا احوال مُنہ کا خیال ہے اور یہاں جلوہ جمال اسیلئے دین عیسوی کے کل معلم اناجیل کی قدر و منزلت زیادہ کرتے رہے ہیں اور بدعتی و مخالفان دین عیسوی بھی انہیں کتابوں کے مقدمات پر ہمیشہ حملے کرتے رہے زمانہ حال میں جب بحث مباحثہ دین عیسوی کی نسبت کہیں در پیش ہوا تو خصوص انہیں کتابوں کی تحریر پر مواخذہ کرنا قرار دیا ان کتابوں کی سچائی اور معتبری کی تحقیقات ضروری ہے اور یہہ طور ضروری ہے کیونکہ دین عیسوی کی حقانیت کی دستاویز اور سند کامل بالخصوص یہی چار کتابیں ہیں اب دریافت کرو کہ یہہ سند اصلی ہے یا جعلی عیسوی دین کی جماعت کا یقین اسی پر ہے کہ پہلی اور چوتھی کتاب رسولوں کے ہاتھ سے مرتب ہوئی یعنے متی اور یوحنا کی اور دوسری اور تیسری اور رسولوں کے شاگردوں سے یعنے مرقس و لوقا کی۔ اس بیان پر کچھ اُن کے پاس سند بھی ہے اور وہ کسطرح ثابت کرسکتے ہیں کہ یہہ اُن چاروں ہی کی لکھی ہوئی ہیں اور کسی دوسرے کی نہیں اسکا جواب مختصراً ہم یوں دے سکتے ہیں کہ اول جعلی کتاب کے خصوصیات سے یہہ بالکل مبرا ہیں اور ان پر وہ کسی صورت سے لگائی نہیں جاسکتی محققین جعلی کتاب کی امارات اور نشان اسطرح بتلاگئے ہیں کہ پہلے تو جب وہ کتاب لوگوں میں انتشار پاوے اور نظر میں آوے تو اسکی سچائی مشکوک رہے اور یہہ شک دیر گذرے کہ آیا یہہ کتاب مصنف منسوب الیہ کی تصنیف اور تالیف ہے یا نہیں دوم اُس مصنف کے ہمزمان اور دوست جسکے نام پر وہ کتاب نکلے اُسکی تصنیف سے انکاری ہوں +

سوم اُس کتاب کے منسوبی مصنف کے بعد برسوں یہہ کتاب مخفی رہی ہو اور مصنف کا نام و نشان نہ پایا جاوے +

چہارم اُس کتاب کی عبارت مصنف کے دیگر تصنیفات سے نہ ملتی ہوئی ہو اور اگر اُسکی کوئی اور تصنیف ہو تو اُسکی تعلیم اور لیاقت سے نہ ملتی ہوئی ہو +

پنجم اُس کتاب میں ایسے وقوعات کا مذکور ہوا ہو جو کہ اُس کے مصنف کے زمانے بعد وقوع میں آئے ہوں +

ششم اُس کتاب میں ایسی رائے مصنف کی نسبت پائی جاوے جو اسکی دیگر تصنیفات سے سراسر مخالف اور برعکس ہو اگرچہ یہہ پچھلا نشان ہمیشہ پختہ اور استوار نہیں ہوا کرتا کیونکہ کبھی یوں بھی ہوا کرتا ہے کہ مصنف چند مدت بعد اپنی اُس رائے کو بدل لیا کرتا ہے اب ان خصوصیات مذکورہ سے ایک بھی ایسی نہیں کہ



انجیل کی چار کتابوں میں سے کسی میں پائی جاوے +
دوسرے مورخین کی مسلسل شہادت اور اجماع و اتفاق انکا
چنانچہ ایک بڑا نامور معتبر عیسائی کلیسیا کا مورخ یوسیبیس جسکا
نام ہی اور چوتھی صدی کے اوائل میں مشہور ہوا اُسنے علم و فضل
کمال کو پہنچایا اور کتابیں تصنیف کیں اور بعد تحقیقات کے ایک
تاریخ عیسائی کلیسیا کی لکھی جو ابھی تک موجود اور مشہور ہی اِس
کتاب کے تیسرے حصہ کے ۲۵ باب میں عہد جدید کی ہر ایک کتاب کا
مفصل بیان کرتا ہی اور ہر ایک مصنف کا نام و احوال بتاتا ہی
وہ عیسوی جماعت کی مروجہ کتابوں کو تین قسم میں تقسیم کرتا ہی
پہلے قسم کی وہ کتابیں ہیں جو قدیم سے جماعت میں الہامی مانی
گئیں اور ساری کلیسیا میں مروج رہیں اور جنکی نسبت کبھی کسیکو
شک و شبہ پیدا نہیں ہوا دوسرے قسم کی وہ کتابیں ہیں جن کے
مصنفوں میں کلام اور شک و شبہ کو دخل ہوا تیسرے قسم کی وہ
کتابیں ہیں جنکو عیسائی جماعت غیر معتبر بلکہ محض مخترع ہمیشہ شمار
کرتی رہی اور چاروں انجیل اُسی پہلے قسم کی کتابیں ہیں کہ اُنہیں
شک و شبہ کو دخل نہیں اور خاص امر لایق غور اور قابل لحاظ یہہ
ہی کہ وہ یہہ بھی کہتا ہی کہ یہہ رائے نہ صرف میری تحقیقات کا
نتیجہ ہی بلکہ قدیم سے تمام عیسوی جماعت کی متفق گواہی اُن
کتابوں کی معتبری اور اُن کے مصنفوں کی نسبت اسی نظر پر
پائی گئی اُسی صدی یعنے چہارم میں ایک اور بڑے مورخ معتمد
کی گواہی کا مذکور ہونا مناسب ہی اِس فاضل کا نام جیروم ہی
یہہ شہر اینٹی اُک کا خادم دین بنا اور شہر بشہر ملک یہودیہ کا سفر
کرتا پھرا ہر ایک کتاب خانہ اور جماعت میں جتنے پورانے نسخے انجیل
کے متداول تھے اُنکو غور سے دیکھا اور باہم مقابل کیا اور
پیچھے عہد جدید کی کتابوں کی ایک فہرست مرتب کی جسکے اوائل
میں اُن چاروں انجیل اور اُن کے مصنفوں کا بیان ہوا متی
مرقس لوقا اور یوحنا علاوہ ان دو بڑے مشہور مورخوں کی
شہادت کے اسی صدی میں اور ۹ مصنفوں کی کتابوں میں انجیل
کی فہرست ملی جو مختلف ملکوں کے باشندہ ہیں یہہ فہرست
مرتبہ اُن لوگوں کی بعینہ ویسی ہیں جیسی اب نئی عہد کی کتابوں
میں دیکھی گئیں اُن فہرستوں اور یوسیبیس اور جیروم کی گواہی
سے یہہ ثابت ہی کہ انجیل کی کتابیں عیسوی جماعت میں صدی
مذکور میں موجود و مروج تھیں اور اُن کے مصنف متی مرقس
لوقا یوحنا ہی ہیں اور عیسائی کلیسیا میں قدیم سے یہہ کتابیں
بلا شک و ریب مانی گئیں اور یقین عام کے لئے اِس قدر
شہادت کافی ہی کیونکہ یہہ لوگ پہلی صدی سے نہایت نزدیک
تھے اور بعد تحقیقات کاملہ کے اپنی گواہی سے مرقوم و ثبت
کر گئے اُن کی گواہی معتبر اور قول اُنکا مستند ہی لیکن اِس نظر سے
کہ عیسائیوں کے دل میں جو کچھ شک و شبہ رہا ہو رفع ہو جاوے اور
یقین قوی ہو جاوے کہ انجیل کی اعتبار و سچائی کی نسبت اور قوی
شہادت کا بیان دیا جاتا ہی تیسری شہادت پورانے ترجموں کی
پورانے ترجمے انجیل کے بہت زبانوں میں ہوے لیکن اُن سب میں
سے صرف دو پورانے اور قدیم العہد ترجموں کا بیان کیا جاتا ہی
اوّل سریانی زبان کا ترجمہ جو کہ عالموں کے درمیان پشیتو کر کے
مشہور ہوا یہہ ترجمہ دوسری صدی کے اوائل میں پورب کے
عیسائیوں کیواسطے بنایا گیا دوسرا ترجمہ لاطینی زبان کا ہی جو کہ
عالموں کے درمیان اٹالیہ کر کے مشہور ہوا یہہ دوسری صدی کے
آخر میں یورپ اور افریقہ کے عیسائی کلیسیا کیواسطے مرتب ہوا یہہ
دونوں پورانے اور قدیمی نسخے ابتک موجود ہیں اور ان کے شروع
میں متی مرقس لوقا اور یوحنا کی انجیل ہی اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ
یہہ چاروں انجیل دوسری صدی میں انہیں چاروں مصنفوں کے
نام پر پکاری گئیں اور جن کتابوں سے وہ ترجمہ کی گئی تھی ضرور
عیسائی کلیسیا میں مروج تھیں اور انہیں مصنفوں کے نام سے
مروج ہوئیں جنکے نام پر اب کہی جاتی ہیں یہہ گواہی انجیل کے پورانے
ترجموں کی نہایت کامل ہی کہ یہ انجیل کا ہونا پہلی صدی کے آخر یعنے
رسولوں کے زمانہ تک (کیونکہ یوحنا رسول نے پہلی صدی کے
اواخر یا دوسری صدی کے اوائل میں وفات پائی) ثابت کرتی
ہی چوتھی گواہی تیسری اور دوسری صدی کے عیسائی مصنفوں کی
چوتھی صدی کے عیسائی مصنفوں کی شہادت ہم اوپر دے چکے
ہیں اسواسطے ہم تیسری صدی سے شروع کرتے ہیں پہلا نامور
اِس صدی کا جو سب سے زیادہ مشہور ہوا بزرگ اریجن نامی
ہی اُسکا مولد مصر ہی علم میں کمال حاصل کیا اور بڑا نامی ہوا سنہ ۱۸۵ء
سے دو سو ترپن کے فیما بین مشہور رہا اس مشہور و تمیز سے آخر
عمر تک بیبل کی تحقیقات میں مصروف رہا اور انجیل کے مختلف نسخوں کا
مقابلہ کر کے اختلاف قرات کو بیان کیا اور عیسوی جماعت کو علم
الٰہی سکھایا یہہ شخص طبیعت آزاد رکھتا تھا اور بلا تحقیقات دوسرے
کی رائے پذیر نہیں کرتا تھا اُسنے عہد نامہ کے کتابوں کی فہرست
لکھی اور چاروں انجیل متی مرقس لوقا یوحنا کو نہ بھی اقرار کیا کہ یہہ
صحیح کتابیں ہیں انہیں چاروں شاگردوں کی بلکہ اُن کی تفسیر بھی لکھی
دوسری گواہی اِس صدی میں بزرگ ٹرٹلین کی ہوئی یہہ شخص
شہر کارتیج میں پیدا ہوا اور سن ۱۶۰ ایک سو ساٹھ اور ۲۲۰ دو سو
بیس کے درمیان مشہور لاطینی کلیسیا کا ایک امام ہوا افریقہ کی
جماعت کا نور لمیع فصیح اس فاضل نے مارشین بدعتی کی رد میں ایک
کتاب لکھی جسمیں وہ نہایت قوت اور صفائی سے بیان کرتا ہی
کہ متی و مرقس اور لوقا اور یوحنا کی انجیل بے شک و شبہ ابتدا
سے چلی آئی ہیں اور سارے کلیسیا اُن کی کتابوں کو ہمیشہ قبول
کرتے آئے اور کہتا ہی کہ یہہ کتاب کسی سے پوشیدہ نہیں
تیسری شہادت فاضل کلیمنٹ کی ہی یہہ شخص ٹرٹلین کا ہمزمان تھا
اور اسکندریہ شہر میں جو علم الٰہی کا بڑا مشہور مدرسہ تھا اُسکا معلم
تھا دوسری صدی کے آخر اور تیسری صدی کے اوایل سنہ ۲۱۳ع
دو سو تیرہ عیسوی میں اُس نے وفات پائی اُسکی تصانیف میں سے
چار کتابیں ابتک موجود ہیں اُن میں سے ایک کتاب میں اُن تینوں
انجیل متی مرقس لوقا کا بیان کر کے کہتا ہی یوحنا نے آخر کو چوتھی
انجیل تصنیف کی روح سے ہدایت پاکر اور دوستوں کی منت

کرنے سے اس انجیل میں مسیح کی روحانی باتوں کا بیان زیادہ ہی جیسا کہ پہلی انجیل میں بیان ظاہری زندگی کا ہے گواہی کلیمنٹ کی انجیلوں کی قدامت اور سچائی کی نسبت نہایت بیش بہا ہی کیونکہ یہہ ایک چھوٹا آدمی نہیں تھا بلکہ علم الٰہی کا معلم تھا اور بعد تحقیقات کامل کے اُسنے اُن کی نسبت راے لگائی۔ چوتھی گواہی میوریٹری نسخوں کی یہہ نسخہ عہد جدید کی کتابوں کی نسبت ہی اور میلان کے کتب خانہ میں سے ملا تھا اور میوریٹری نے سب سے پہلے ۱۷۴۰ء سترہ سو چالیس عیسوی میں اُسکو چھپوایا اسی سبب سے اُسکا نام میوریٹری پڑ گیا یہہ نسخہ ۱۷۰ء ایکسو ستر عیسوی میں لکھا گیا تھا لاطینی زبان میں ہی اگرچہ یونانی الفاظ بکثرت اُسمیں مستعمل ہوئے اسمیں کل عیسائی کلیسیا کی راے انجیل کی نسبت درج ارقام ہوئی ہی اور پہلی چار کتاب یعنے متی مرقس لوقا یوحنا کی انجیل کی نسبت یہہ لکھا ہی کہ یہہ کتابیں کل عیسائی جماعت میں بلاشک و ریب ابتدا سے مروج ہیں۔ پانچویں گواہی بزرگ ایرینیس کی ہی اُسنے پولیکارپ سے علم لیا جو کہ اسمارنا کا خادم دین تھا اور وہ خود ۱۷۷ء ایکسو ستتر عیسوی میں شہر لیونس کا جو کہ فرانس میں ہی خادم دین بنا اُسکی پانچ کتاب اہل بدعت کے مقابل میں ابھی تک موجود ہیں تیسری کتاب میں ان چاروں انجیل اور اُن کے مصنفوں کا احوال بتفصیل بیان کیا اور کہا کہ یہہ چاروں انجیل بلاشک و شبہہ متی مرقس لوقا یوحنا سے تصنیف ہوئیں اور سوائے ان چاروں انجیل کے اور کوئی انجیل نہیں اور نہ ہو سکتی ہی یہہ گواہی نہایت درست ہی کہ صرف چار ہی انجیل ہوں۔ یہہ گواہی ایرینیس کی غور کے قابل ہی کیونکہ یہہ شخص یوحنا رسول کے صرف ستر برس بعد ہوا اور پولیکارپ کا شاگرد جو کہ خود یوحنا رسول کا شاگرد ہوا جو کچھ اُسنے سیکھا بیشک پولیکارپ سے سیکھا تھا جسنے یوحنا رسول سے بلا واسطہ علم لیا چھٹویں گواہی پاپیس کی ہی یہہ شخص شہر ہیراپالس کا خادم دین تھا اور یوحنا کا شاگرد بلا واسطہ اور اُسنے شہرت پائی سنہ ۱۱۰ عیسوی سے ۱۱۶ عیسوی تک اُسنے چاروں انجیل اور اُن کے مصنفوں کا ذکر کیا اور کہا کہ یہہ متی مرقس لوقا اور یوحنا کی تصنیف ہیں ❊

یہہ سب شہادتیں انجیلوں اور اُن کے مصنفوں کی جو زبان قلم پر آئیں اور سلسلہ وار یوحنا رسول تک پہنچا دیں اُن سے دو امر کا ثبوت کافی دیا گیا اول قدامت انجیل کی اور دوسرا یہہ کہ اُن کی تصنیف رسولوں سے ہوئی ہی اب یہاں چھہ اور گواہ گذارے جاتے ہیں جنکی شہادت سے صرف قدامت ہی کا ثبوت کامل ہو ان شہادتوں میں اناجیل کا تذکرہ اور انتخاب جا بجا سے پایا گیا لیکن یہہ نہیں بتلایا کہ ان اناجیل کو کسنے تصنیف کیا ❊

باقی آئندہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

سرحدی کارسپانڈنٹ پشاور کی تحریر سے معلوم ہوا کہ ماہ حال کو سردار ارسلا خان خانان ایڈوی کیمپ صاحب گورنر جنرل یہاں تشریف لائے اور صاحب کمشنر ایک گھنٹہ تک برابر گفتگو ہوتی رہی اور بعد ازاں مرزا غلام احمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ہمراہ مع ساز و سامان کے مچھنی کو روانہ ہوئے مچھنی میں شب باش ہوکر رخصت فرمائے کابل ہوئے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہہ افسر کابل کو کیوں گئے ہیں لیکن کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ پشاور میں اسکی وجہ دریافت کرنیکے واسطے لوگ بہت غور کر رہے ہیں ❊

ان دنوں سردار ارسلا خان صاحب امیر کابل کی طرف خیبریوں سے ایسی تجاویز کر رہے ہیں جس سے شور و فساد مٹ جاوے ارسلا خان صاحب چاہتے ہیں کہ گذر خیبر تمام سال بلا خوف و خطر جاری رہا کرے ❊

کارسپانڈنٹ پشاور تحریر کرتے ہیں کہ گورنمنٹ نے آفریدیوں کو بھوکھا مارنے کی تجاویز کی تھیں اور وہ اسطرح کہ جتنا غلہ ہو ضبط کیا جاتا تھا لیکن فی الحال آفریدیوں نے اپنا یہہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جتنا غلہ لوگ اُن کو کاٹتے ہیں وہ رات کو اُٹھا کر لیجاتے ہیں اور ہمکو خبر ملی ہی کہ آفریدیوں نے صاحب ڈپٹی کمشنر کی اُس چٹھی کے جواب میں جسمیں لکھا تھا کہ تم گذر کو کھولدو اور اُسکے عوض معقول روپیہ دیا جاویگا لکھا بھیجا ہی کہ ہم بارہ برس تک اس گذر کو نہیں کھولینگے اور اس عرصہ میں کوئی لالچ ہمارے لئے موثر نہوگا ❊

باجور میں بھی گذشتہ دو ہفتے کے اندر کچھ جھگڑے ہوئے غلام حیدر خان خان نوجی اور خان دھیر میں محصول کے ادا کرنے کی بابت تنازع ہوا ❊

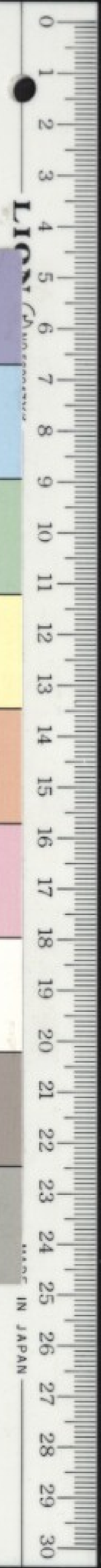
حاکم بدخشان نے امیر کابل کو لکھا ہی کہ جہان دار شاہ جو سابق میں بدخشان پر حکمران تھا عرصہ چار سال سے روپوش ہوگیا تھا۔ اب دو ہزار سوار لیکر کلاب میں پہنچا ہی اور اُسکا ارادہ ہی کہ بدخشان پر حملہ آور ہو ❊ رہبر

سوات۔ صاحب کوہ نور لکھتے ہیں کہ سرحدی نامہ نگار کی تحریر سے واضح ہوا کہ خوانین موضع تھانہ و موضع الہ ڈھنڈ میں مدت سے غبار چلا آتا تھا چند روز سے بفہمایش اخوند صاحب سوات امن تھا ❊

۲۳ اپریل سنہ حال کو ایک سخت لڑائی اُن میں واقع ہوئی جسمیں شیر دل خان موضع الہ ڈھنڈ کی جانب سے دس نفر اور دو گھوڑے قتل ہوئے اور دس نفر مجروح اور خانان تھانہ کیطرف سے پانچ نفر قتل اور پانچ سخت مجروح مواضعات کوٹھہ ولو مسجو خوانین تھانہ نے دبا لئے تھے پھر شیر دل خان الہ ڈھنڈ والہ کے قبضہ میں آگئے ❊

دربار۔ نواب لارڈ لاٹن صاحب گورنر جنرل ملکہ معظمہ کی تعظیم سالگرہ میں بمقام شملہ ایک دربار منعقد فرماوینگے ❊

شورش۔ بلگیریا میں سخت ہنگامہ ہونیکی خبریں اوڑ رہی ہیں عملداری روم کی عیسائی رعیت مسلمان آبادی کو اپنے مقابل پر افروختہ پانے کے سبب بہت تھکی ہوئی ہی ❊



محاصل شراب - یہہ اعلان دیا گیا ہو کہ گریس اسٹر بادو جنگ بلی میں تیار ہوئی تقریوں پر جو ہندوستان میں فروخت کے لئے لاوینگی صرف ایک روپیہ فی شاہی پیمانہ گالن محصول لیا جائیگا +

رنگون - انگریزی مشن و۔ ی کو جو امیں پہونچنے والے تھے اور وہمی بر ہمہ کو علاقہ چین میں داخل ہو گئے کسیطرح کا ہرج راستہ میں نہیں ہوا +

سلانی - سلانی کی تار سے معلوم ہوا کہ ۲۴ آدمی بجرم بھگا لیجانے ایک عیسائی کی لڑکی کے گرفتار ہوئے +

اقرار نامہ - اخبارات لاہور سے معلوم ہوا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بنوں نے ایک اقرار نامہ سرگروہ حسو خیل و ایدر خیل سے لکھوایا ہو اور اسپر اُن کے دستخط کرائے ہیں۔ اس اقرار نامہ میں اُن لوگوں نے اقرار کیا ہو کہ ہم کسیطرح سے غنود بر پا نکریں گے۔ دیکھئے یہہ لوگ اپنے وعدہ بر قایم رہتے ہیں یا نہیں +

علاج جذام - حال میں ایک تیل نکلا ہو جسکا نام گرجن کا تیل ہو اس سے جذام کا عارضہ جاتا رہتا ہو اور لوگ اس سے اچھے بھی ہو چکے ہیں۔ اور خاصکر بمبئی اور مدراس کیجانب اس تیل سے بہت آدمیونکو شفا حاصل ہو گئی ہو +

کشمیر - پانیر مطبوعہ ۱۳ مئی میں تحریر ہوا ہو کہ سنا گیا ہو کہ ہیضہ ابھی تک کشمیر سے دفع نہیں ہوا ہو بلکہ اُسکی ترقی ہو یعنے ۲۹ اپریل کو ۲۸ ۱۳ اور ۳۰ کو ۲۴ اور یکم مئی کو ۱۳۲ اور ۳ مئی کو ۴۴ اور ۳ کو ۱۵ - اور ۴ کو ۴۴ - اور ۵ کو ۴۴ - آدمیونکو ہیضہ ہوا منجملہ ان کے ۱۳۰ آدمیوں نے قضا کی۔ اور باقی اچھے ہو گئے۔ کشمیر کے اضلاع میں دور تک یہہ بیماری پھیل گئی ہو صرف دو ضلع باقی ہیں +

شملہ - شہنشاہ ہند کی سالگرہ کا دن ۲۴ تاریخ کو قرار پایا ہو - سب افسران سول و ملٹری اسی روز نذر پیش کرینگے +

رورکی میں ایک سپاہی اس جرم سے ماخوذ ہو کہ اُس نے اپنی بارگ میں بھری ہوئی بندوق چلائی یہہ معلوم نہیں کہ وہ کسی کو نشانہ کیا گیا تھا یا یوں ہی چھٹی۔ اُسکی تحقیقات ہو رہی ہو۔ یہہ سپاہی کچھ دن سے بشیر نشہ کی حالت میں گرفتار بھی کیا گیا تھا سر جنٹ میجر نے اسکو زیر حوالات کیا +

عطیہ - عالیجناب پرنس آف ویلز نے ٹمپرنس سوسائٹی کی اُن کوششونکو جو اُسنے ہندوستان میں شراب خواری بند کرنیکے واسطے کی ہیں پسند فرما کر تین سو روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا ہو یہہ روپیہ سوسائٹی مذکور کو بذریعہ صاحب ایڈجوٹنٹ جنرل بہادر بھیجا گیا ہو +

مہاراجہ - سیاجی راؤ گائکواڑ بڑودہ کی شادی کے لئے مہارانی جمنا بائی نے گوالیور کے خاندان کی ایک لڑکی کو پسند کیا ہو اگرچہ اور اور مقام سے لڑکیوں کی تصویریں عکسی آئیں لیکن وہ منظور نظر مہارانی صاحبہ نہیں ہیں +

مدراس - سور دیلپے ایک دیسی آدمی نے بذریعہ وصیت نامہ کے فرنچ گورنمنٹ کو تیس لاکھ روپیہ دیا۔ باشندگان پانڈےچری چاہتے ہیں کہ سرکار اس روپیہ سے ایک مدرسہ فنون و دستکاری جاری کرے +

قوم آفریدی - چونکہ ہنوز مقدمہ مرجوعہ راستہ کوہاٹ کا ابھی تک فیصل نہیں ہوا مقام مذکورہ میں جسقدر گورکھی فوج ظفر موج تھی اُسکے سبب سے پشاور میں واپس آ گئی الا ہندوستانی سپاہ مقام مکنش گڈہ پر موجود ہو - افواہ ہو کہ امروز فردا میں جو فوج گورہ مذکورہ واپس آئی ہو پھر قلعہ میکنش گڈہ پر جائیگی اس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ لوگ بغیر سرزنش و تکلیف کے باز نہ آئیں گے - علاوہ ازیں درباب مقدمہ مقام مذکور افریدیوں نے چار سوال پیش کئے ہیں۔ اول یہہ کہ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ بدل جائے - دوم یہہ کہ ہم جبار خان وغیرہ کو اپنا سرگروہ نہ تصور کرینگے - سوم یہہ کہ ہماری عرضیاں انگریزی عدالت میں سادہ کاغذ پر سماعت ہوا کریں - چہارم یہہ کہ راستہ کوہاٹ کا بدستور سابق جاری رہے - اگر ایک آدمی کی جان و مال کا بھی نقصان ہو تو ہم ذمہ وار ہیں - اور اگر سرکاری گارد کا نقصان ہو تو ہم ذمہ وار نہیں اسکے جواب میں پالک صاحب کمشنر نے کہلا بھیجا کہ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ بدلنا ہمکو منظور نہیں ہو اس لئے کہ آج تک ڈپٹی کمشنر سے ناراضی ظاہر نکی گئی تو ہو گئے کہ ہم پشاور یا کوہاٹ کی چھاونی سے بھی ناراض ہیں چنانچہ اس معاملہ کے مشورہ کے لئے مسٹر پالک صاحب لاہور گئے تھے لفٹنٹ گورنر پنجاب سے صلاح کرکے واپس آئے ہنوز مفصل کیفیت اُسکی دریافت نہیں ہوئی + ناصر الاخبار

جنرل کفمین - اخبارات انگریزی سے معلوم ہوا کہ شہنشاہ روس نے جنرل کفمین صاحب کو وسط ایشیا سے طلب کیا ہو اور بجائے اُن کے ایم ڈی کستا کوف صاحب جو گورنر جنرل مغربی سائبیریا کے ہیں انکو مقرر کیا ہو مشہور ہو کہ شہنشاہ روس اُن سے ناراض ہیں کیونکہ انہوں نے یہہ پیشین گوئی کی تھی کہ اگر قوقند اور شمالی حصہ سائبیریا کا روس اپنی عملداری میں شامل کرلے تو امن و امان ہو جاوے مگر ایسا نہیں ہوا شہنشاہ روس اسبات سے بخوبی واقف ہیں اور انکو بخوبی تجربہ ہو چکا ہو کہ وسط ایشیا میں جو عملداری بڑہائی جاتی ہو اُس سے نقصان ہوتا جاتا ہو اور شہنشاہ کو تکلیف بھی بڑھتی جاتی ہو اور چونکہ جنرل کفمین صاحب کی پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی اس لئے شہنشاہ روس اس سے نہایت ناراض ہوئے - اور اُنکو طلب کر لیا جسوقت سے مقام انگن لیا گیا ہو اُسوقت سے اور بھی تشویش شہنشاہ کو بڑہی ہو پس کچھ تعجب نہیں ہو کہ گورنر جنرل وسط ایشیا سینٹ پیٹرزبرگ میں طلب کئے گئے ہوں مگر اسبات پر یقین نہیں آتا ہو کہ اب روسی آگے نہ بڑھینگے کیونکہ جنرل کفمین صاحب نہیں ہیں بلاشک روسی اب پیش قدمی کرینگے - گو رفتہ رفتہ انکی ہوس ملک گیری جاتی رہے + کوہ نور

کوہ آتش فشاں - ۱۷ مارچ سنہ حال کو وقت ۴ بجے شب کے کوہ آتش فشاں موسومہ ولیسو ولیس خود بخود بجھا اور ایک ندی لاوہ کی جانب مقام پامپی میں جاری ہوئی کسیکو توقع نہ تھی کہ پھٹ جاویگا کیونکہ چند ماہ گذشتہ سے جو آگ اور دھواں نکلتا تھا اُسمیں بہت کمی ہو گئی تھی لیکن پروفیسر پالمیر صاحب منتظم کوہ مذکور کے آلات میں عرصہ دو ہفتہ پہلے سے نظر آتا تھا کہ پہاڑ پھٹنا چاہئے ۱۹ مارچ سنہ حال کو یکبارگی ستون خوبصورت سفید

دھواں کا پہاڑ کے دہانہ میں سے نکلا بادلوں کو سرخ رنگ کر دیا اس پہاڑ میں سے بہت سے قسم کے آمدنی مادہ قرب جوار میں گر کے پیش

یوروپ- گریٹ برٹن میں دو لاکھ دخانی کلیں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ گھوڑے کی طاقت کے جاری ہیں اور انسان کی طاقت سے مقابلہ کیا جاوے تو دس کروڑ آدمیوں کی طاقت اُن کلوں میں ہے +

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں بباعث بارش باران قدرے خنکی رہی- اور آخر میں اُن کر پھر آفتاب کی تمازت شروع ہو گئی +

ایک خبر پھلور سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ وہاں ژالہ زدگی بکثرت ہوئی اور چند مویشی اس صدمہ سے معرض ہلاکت میں آئیں +

مالیر کوٹلے سے ایک شخص آیا اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ وہاں اولے اس کثرت سے برسے کہ تھوڑے عرصہ میں تمام زمین سفید ہو گئی اور مقدار اولوں کی مرغی کے بیضوں کے برابر بیان کرتا ہے- اس صدمہ سے خاص مالیر کوٹلہ و گرد نواح میں بہت سے جانور چوپائے ہلاک ہوئے- اور چند آدمیوں کو بھی صدمہ پہونچا- اور اندھی سے صدہا درخت اُکھڑ کر گر پڑے- علی ہذا القیاس یہی حال امرت سر کا سنا گیا +

۲۴- مئی کو جناب شہنشاہ ہند کا مبارک یوم سالگرہ کا ہوا اسکی خوشی میں یہاں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر جلسہ کیا گیا اور آتش بازی بھی چھوڑی گئی اس تقریب میں بیرونجات کے رؤسائے بھی تشریف لائے تھے +

جناب کپتان صاحب نے قلعہ میں صبح کے چھ بجے سے ۹ بجے تک اسی خوشی میں سپاہیان متعینہ قلعہ سے مبارک یوم کی سلامی سر کرائی- اور بہت دیر تک آتش بازی چھوڑی گئی +

نرخ غلہ کا بنسبت ہفتہ گذشتہ کے سیر دو سیر گراں ہو گیا ہے کیونکہ بارش کے سبب باہر سے نہیں آیا +

غزل

من تصنیف میراں بخش صاحب عطارد مقیم لاہور

در دولت پہ پہنچا ہوں مسیحا کے فقیرانہ — سمجھتا ہوں فضائے دہر کو میں کنج ویرانہ

گرے جھڑ دامن ایمان سے آ دیں مسیحا پر — گریں تیار سب اپنے ایستادہ ہیں کاشانہ

مریض درد عصیاں کو دوا اسمیں جو ملتی ہے — گرد بیجا رو نگو انجیل مقدس ہے شفاخانہ

مسیحا نے جو پائی فتح کامل موت و عصیاں پر — شکست فاش دی ہم نفس امارہ کو مردانہ

گناہ نو کا کفارہ بھر دیا جبکہ مسیحا نے — پلایا زندگی نے موت کو تلخی کا پیمانہ

جو شکل میں نہیں وہ باز آسکتے گناہوں سے — سنیں شیطان سے گو حضرت آدم کا افسانہ

عطارد دو عالم کی گلاس ہو رہے وہ روز دیں — رہوں جام شراب الفت عیسی سے مستانہ

بکاؤ کتابوں کا اشتہار

کتب مندرجہ ذیل مشن پریس لودیانہ میں بکاؤ موجود ہیں جن جن صاحبوں کو خرید نا منظور ہو- صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے قیمت بھیجکر منگا لیں +

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
تحقیق الواقعات انجیل	۱۶	ا پائی
سحرگاہ در انگلستان	۱۰۷	۹ پائی
میزان الدین مصنفہ پادری اولمن صاحب	۵۴	۹ پائی
استلاشی دین مصنفہ پادری گولک ناتھ صاحب	۱۹۴	/۱
تعلیم الایمان مصنفہ پادری ٹی ڈبلیو ویلی صاحب	۲۶۲	/۲
دین حق کی تحقیق	۲۲۷	/۳
میزان الحق	۳۳۱	/۴
خطوط بنام جوانان ہند	۲۰۶	/۴
تاثیر الکتب مصنفہ کپتان ڈبلیو ایگمن صاحب	۲۰۹	/۴
تاریخ محمدی مصنفہ مولوی عماد الدین صاحب	۳۱۳	/۸
تواریخ کلیسیا حسب الابتدا مصنفہ سر ولیم میور صاحب	۳۷۱	/۶
نیاز نامہ مصنفہ مولوی صفدر علی صاحب	۳۰۸	/۲
مفتاح الاسرار مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۰۹	/۲
حل الاشکال مصنفہ پادری فنڈر صاحب	۳۰۶	/۴
ہدایت الدنیا	۱۳۸	/۲
مطلع نور	۱۳۴	/۲

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

۱۰ مئی ۱۸۷۶ء

مسٹر ڈبلیو بی ڈگورسی صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ بجائے کرنیل جی- ٹی نورگیٹ صاحب کے جو فرلو رخصت پر جاتے ہیں ۱۵ اپریل ۱۸۷۶ء سے بطور انتظام چند روزہ قایم مقام مجسٹریٹ چھاونی مجسٹریٹ سیالکوٹ علاوہ اپنے معمولی کام کے مقرر ہوئے +

مرلی دھر صاحب قایم مقام تحصیلدار مشت نگر ضلع پشاور کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم بموجب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور اختیارات بموجب دفعہ ۵- ایکٹ ۹ ۱۸۷۶ء کے واسطے تحریر اور فیصل کرنے ہر قسم کے مقدمات کے جو مالیت یا تعداد میں ۵۰ سے زیادہ نہوں تفویض ہوئے- اختیارات مذکورہ بالا اُسوقت تک استعمال کئے جاوینگے جبتک کہ وہ قائم مقام تحصیلدار رہے +

مسٹر ڈی جی- بارکلی صاحب ڈپٹی کمشنر جالندھر مہینے کیواسطے چارج لینے کی تاریخ سے قایم مقام اڈیشنل قسمت دہلی مقرر ہوئے +

مسٹر اے- ایف- ڈی کننگ ہام صاحب اسسٹنٹ کمشنر نوں نے تا ایام غیر حاضری مسٹر ڈبلیو جنکنس صاحب کے ۱ مارچ سے ۱۰ اپریل ۱۸۷۶ء تک ڈویزن میان والی ضلع بنوں کا چارج لینے ذمہ لیا +

میجر جی بیڈن صاحب جو ڈیشل اسسٹنٹ جالندھر بجائے ڈی- جی بارکلی صاحب کے جو چھ مہینہ کے واسطے قایم مقام اڈیشنل کمشنر قسمت دہلی مقرر ہوئے ہیں ۱۵ مئی ۱۸۷۶ء سے قایم مقام ڈپٹی کمشنر جالندھر مقرر ہوئے +

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا